پیش کرتے ہیں۔ سچی بات ہے کہ ہمیں چیچنیا میں اسلامی جہادی قوت کا اندازہ سب سے پہلے ٹالسٹائی کے ناول حاجی مراد سے ہوا اور پھر کرنل محمد حامد کی کتاب امام شامل سے۔ اسی طرح ہم لوگ بوسنیا کے مسلمانوں سے بے خبر تھے' اب یہ کتاب ہمیں خبر دے رہی ہے کہ یورپ میں مسلمانوں پر کیا گزری؟ مصنف نے دوسری جنگ عظیم کے واقعات کے پس منظر میں کارفرما استعماری قوتوں کا تار و پود بڑے مربوط انداز سے بکھیرا ہے۔ مثال کے طور پر بولیلین کے حوالے سے وہ لکھتے ہیں: ۱۰ فروری ۱۹۴۵ کو یالٹا کی ایک سابق مسجد میں امریکی صدر روز ویلٹ نے اسٹالن سے پوچھا: کیا وہ فلسطین میں ایک یہودی ریاست کے قیام کی حمایت کریں گے؟ اسٹالن نے کہا: ہاں' لیکن آپ عرب کے بادشاہ ابن سعود کو کیا [جواب] دیں گے؟ روز ویلٹ نے مسکرا کر جواب دیا: میں بطور رعایت انھیں صرف ایک پیش کش کر سکتا ہوں' اور وہ یہ کہ ابن سعود کو امریکہ میں موجود ساٹھ لاکھ یہودی پیش کر دوں۔ ہرچند کہ اسٹالن یہودیوں کو مفاد پرست اور دلال کہا کرتا تھا لیکن اس نے روز ویلٹ کے اس نظریے کی تائید کی 'کہ مشرقی یورپ اور جرمنی کے یہودیوں کو بھی فلسطین بھیج دیا جائے''۔ (ص ۲۸۸)

گوپالسکی نے اس کتاب میں گزرے ہوئے لوگوں کا نوحہ بیان کرنے کے بجائے تاریخ اور اس کے فراز میں موجزن زیریں لہروں کو بے نقاب کیا ہے۔ جس میں کلچر' روایت اور تاریخ روح عصر کے ساتھ ساتھ چلتے دکھائی دیتے ہیں۔ مصنف نے نہ صرف پرانے ریکارڈ اور دستاویزات سے استفادہ کرتے ہوئے ان کی خوب چھان پھٹک کی ہے۔ تصویروں' گرافوں' نقشوں' منتخب کتابیات اور مفصل اشاریے نے کتاب کی اہمیت کو دوچند اور قاری کے لیے عام فہم بنا دیا ہے۔ ڈاکٹر انیس احمد کا دیباچہ کتاب کا بہترین تعارف ہے۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ اس کتاب کو اردو' عربی' فارسی اور ترکی زبانوں میں بھی ترجمہ کیا جائے۔ (سلیم منصور خالد)

Teachers' Training: The Islamic Perspective

ڈاکٹر ایم ظفر اقبال۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز' اسلام آباد۔ صفحات: ۲۴۰۔ قیمت: درج نہیں۔

امت مسلمہ اپنی تقدیر کی تلاش میں جو جہاد کر رہی ہے اس کے کسی نہ کسی منظر کی جھلکیوں سے بین الاقوامی نیٹ ورک کا کوئی خبرنامہ خالی نہیں ہوتا۔ لیکن ایک دوسرا منظر کسی بھی مسلم آبادی کا وہ کلاس روم ہے' جہاں ایک استاد اپنے طالب علموں کی علمی تشنگی کو تسکین دیتا ہے اور چاہے نہ چاہے' اس کی سیرت و کردار کو ایک رخ دیتا ہے۔ نئی نسل کو زندگی کے حقیقی مقصد سے آشنا کر کے زندگی کے میدان میں داخل کرنا' ایک مسلم استاد کا اصل امتحان ہے' لیکن ایسے مسلمان استادوں کی تربیت اور تیاری کا کوئی نظام مسلمانوں کے اتنے بہت سارے آزاد ممالک ہونے کے باوجود کہیں کام نہیں کر رہا ہے۔

جہاں پورے کا پورا نظام تعلیم مغرب کا ورثہ ہے اور اب بھی مغرب سے ہی بلاسوچے سمجھے اخذ و قبول جاری ہے ' وہاں اساتذہ کی تربیت کا نظام اس سے مستثنیٰ کیوں ہو! اب تو یونیسکو ہی نہیں ' ورلڈ بنک اور ایشین بنک تک مسلم ممالک کی تعلیمی حکمت عملی طے کرنے لگے ہیں اور این جی او کے پردے میں اساتذہ کے تربیتی ادارے قائم ہو رہے ہیں۔

اس پس منظر میں ' ڈاکٹر ظفر اقبال کا زیر نظر ' ڈاکٹریٹ کا مقالہ ان ملکوں اور اداروں کے لیے راہ کشا ہے جو ۲۱ویں صدی میں مسلمانوں کی تقدیر کی بازیافت کے لیے نئی نسل کی تیاری میں استاد کے کلیدی کردار سے آگاہ ہوں۔ فاضل محقق نے موضوع کے تمام پہلوؤں کا بخوبی احاطہ کیا ہے اور ہر نکتے پر پیشہ ورانہ اور علمی بحث کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اپنے میدان میں یہ ایک غیر معمولی کام ہے اور انگریزی میں ہونے کی وجہ سے نہ صرف مسلم دنیا کے پالیسی سازوں کے لیے دستیاب ہے بلکہ مغرب کے ماہرین تعلیم کے لیے بھی ' جو اسلام میں دلچسپی رکھتے ہیں ' قابل قدر ہے۔

کتاب کے آغاز میں علم ' خدا ' انسان ' کائنات ' اقدار اور معاشرے کے اسلامی تصور کو اختصار سے بیان کیا گیا ہے۔ ایک باب میں اسلامی نظام حیات میں تعلیم کے مقام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے بعد استاد اور تدریس کے موضوع پر قدیم مسلم مفکرین کے خیالات کی مدد سے استاد کے منصب کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔ اگلے باب میں دنیا کے کئی ممالک مثلاً چین ' انڈونیشیا اور سویڈن میں اساتذہ کے تربیتی اداروں کے نظام کا جائزہ لیتے ہوئے مفید نکات اخذ کیے گئے ہیں۔ آخری ۱۲۵ صفحات میں تفصیل سے ' جزئیات میں جاکر ' ہر پہلو پر سیر حاصل بحث کر کے اساتذہ کی تربیت کا مجوزہ ماڈل پیش کیا گیا ہے جو مصنف کا اصل کارنامہ ہے۔ اس کی تیاری میں ان کی محنت کی حقیقی داد تو یہ ہے کہ کوئی ادارہ یا ملک اس ماڈل کو اختیار کر لے۔ ہمارے ملک کے ماہرین تعلیم کو نہ صرف اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے بلکہ جو افراد اساتذہ کے تربیتی اداروں کے ذمہ دار ہیں انھیں اپنے لیے اور اپنے زیر تعلیم اساتذہ کے لیے اس کتاب سے رہ نمائی لینے میں کسی سرکاری اجازت کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔

(مسلم سجاد)

مجلہ **اردو بک ریویو** ' مدیر: اسرار عالم۔ پتا: ۱۷۲۹/ ۳ بیسمنٹ ' نیو کوہ نور ہوٹل ' پٹوڈی ہاؤس ' دریا گنج ' نئی دہلی۔ صفحات: ۶۴۔ سالانہ چندہ برائے سارک ممالک: ۲۰۰ روپے۔ دیگر ممالک ۱۲ ڈالر۔

ہر ماہ پاکستان اور بھارت (بلکہ ایک حد تک کئی دیگر ممالک) میں مختلف علوم و فنون سے متعلق سیکڑوں کتابیں چھپتی ہیں مگر اردو قارئین اکثر نئی کتابوں کی آمد و اشاعت سے بے خبر رہتے ہیں۔ مختلف رسائل و جرائد تبصروں کے ذریعے نہایت محدود تعداد میں کتابوں کو متعارف کراتے ہیں۔ زیر نظر مجلہ